خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

بدلتے حالات میں

ہمیں کیا کرنا چاہیے



افادات

مُرشد العلماء والصلحاء حضرت اقدس مولانا مُفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم العالیہ متعنا اللہ بطول حیاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل وسرپرست جامعہ خیر العلوم اسعد آباد، ادگاؤں

باہتمام

مولانا احمد اللہ صاحب ایرانی حفظہ اللہ
مہتمم جامعہ خیر العلوم اسعد آباد ادگاؤں



جامعہ خیر العلوم اسعد آباد، ادگاؤں
گٹ نمبر/ ۱۰۹۹ شرول روڈ تعلقہ شرول ضلع کولہاپور مہاراشٹر



درسگاہ علمیت





دارالقرآن





جلسہ گاہ کا منظر





کتب خانہ کا ایک منظر





مہمان خانہ



إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ⑪ [سورۃ الرعد:۱۱]

یقین جانو! کہ اللہ کسی قوم کی حالت اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے حالات میں تبدیلی نہ لے آئے، اور جب اللہ کسی قوم پر کوئی آفت لانے کا ارادہ کر لیتا ہے تو اُس کا ٹالنا ممکن نہیں، اور ایسے لوگوں کا خود اُس کے سوا کوئی رکھوالا نہیں ہو سکتا۔ (آسان ترجمۂ قرآن، سورۂ رعد:۱۱)

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی — نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

بدلتے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے

افادات

مُرشد العلماء والصلحاء حضرت اقدس مولانا مُفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم العالیہ متعنا اللہ بطول حیاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل و سرپرست جامعہ خیر العلوم اسعد آباد، ادگاؤں

مع سالانہ احوالِ جامعہ

باہتمام

مولانا احمد اللہ صاحب ایرانی حفظہ اللہ مہتمم جامعہ خیر العلوم اسعد آباد ادگاؤں
صاحبزادہ حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب ایرانی نور اللہ مرقدہ

جامعہ خیر العلوم اسعد آباد ادگاؤں تعلقہ شرول ضلع کولہاپور، مہاراشٹر، الہند

تفصیلات

نامِ کتاب	:	بدلتے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
افادات	:	حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم سرپرست جامعہ ادگاؤں وشیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل
باہتمام	:	مولانا احمد اللہ صاحب مہتمم جامعہ خیر العلوم ادگاؤں
کمپوزنگ	:	مولانا ناصر صاحب ومولانا اشفاق صاحب
نظرثانی	:	مفتیانِ عظام دارالافتاء والارشاد جامعہ خیر العلوم ادگاؤں
صفحات	:	۱۶
تاریخ طبع	:	۲۸/رجب ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۳/مارچ ۲۰۲۱ عیسوی
تعداد	:	ڈھائی ہزار
ناشر	:	شعبۂ نشر واشاعت جامعہ خیر العلوم ادگاؤں
ای میل	:	jamiaudgaon.ju@gmail.com
فون نمبرات	:	02322/221102,8806243767,9422614004

بینک کی تفصیلات

JAMIYA KHAIRUL ULOOM
BANK OF BARODA, Branch udgaon
A/C No 14490100004410
IFSC Code: **BARB0UDGAON**

JAMIYA KHAIRUL ULOOM
IDBI BANK, Branch Jaisingpur
A/C No 1822102000000037
IFSC Code: **IBKL0001822**

گزارش

صرف زکوۃ، صدقۂ فطر، فدیہ کی رقم ''IDBI BANK'' والے اکاؤنٹ میں جمع کریں، اور نفلی صدقات، ایصال ثواب، امداد اور عطیات کی رقم ''BANK OF BARODA'' والے اکاؤنٹ میں جمع کریں اور اوپر دیے گئے موبائل نمبر پر اطلاع دیں شکریہ۔ ادارہ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الحمدللہ جامعہ کے سالانہ احوال ۲۰۱۹ء-۲۰۲۰ء پیش کرتے ہوئے زبان شکرِ خداوندی سے لبریز اور دل مسرور ہے، الحمدللہ یہ جامعہ کے اکیاونویں سالانہ روئیداد اور احوال پیش ہے، آج سے سات آٹھ سال پہلے تک جامعہ سے صرف سالانہ روئیداد پیش کی جاتی تھی، جو ہمارا اصل مقصد تھا؛ لیکن دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ اس موقع پر جامعہ کی طرف سے عوام اور معاونین جامعہ کی خدمت میں دین کی باتیں اور مسائل کیوں نہ پیش کیے جائیں؛ اسی لیے ہر سال جامعہ کی روئیداد کے ساتھ ساتھ شریعت کے کسی نہ کسی اہم موضوع پر آپ حضرات کی خدمت میں مواد پیش کیا جاتا ہے جسے آپ لوگ بھی بڑی اہمیت سے پڑھتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں، الحمدللہ اب تک- روزہ کے مسائل، قربانی کے مسائل، زکوۃ کے مسائل، آپ نماز کیسے پڑھیں، سفر کے آداب، اسلامی عقائد، اسلامی حقوق وآداب کے نام سے اردو اور ہندی میں-کئی کتابیں چھپ چکی ہیں، اور اب اِس وقت ''بدلتے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے'' کے نام سے یہ کتاب جامعہ کی سالانہ روئیداد کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے، دراصل اس میں دو کتابیں جمع کی گئی ہیں، ایک حضرت کا بیان ہے جسے مفتی طاہر صاحب زید مجدہ نے مولانا داود میمن، مولانا عبید منیار سلمہما سے لکھوا کر شائع کیا تھا، دوسری کتاب مفتی اسعد صاحب خانپوری زید مجدہ صاحب زادہ حضرت والا کے افادات ہیں، ہم حضرت والا کی اجازت سے یہ دونوں کتابیں ایک نام سے یکجا شائع کر رہے ہیں، ہم مفتی اسعد صاحب ومفتی طاہر صاحب کے بھی شکر گزار ہیں کہ وہ حضرت کے علوم ومعارف کو جمع کر کے شائع کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالی ہماری اس کوشش کو شرف قبول عطا فرمائے، امت کے حالات کو درست فرما کر اُسے قرآن وسنت کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو ہر ایک کے لیے مفید و نافع بنائے۔ آمین

ہم امید کرتے ہیں آپ سب جامعہ سے اپنے ہر معاملہ میں دینی رہنمائی حاصل کریں گے۔ فتاوی، دینی مسائل کے لیے مفتیان کرام سے رابطہ کریں گے، دعاؤں اور مالی تعاون سے جامعہ کو یاد کریں گے۔ اللہ تعالی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین فقط والسلام

جامعہ کی سالانہ رپورٹ ومختصر تعارف

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے جامعہ خیر العلوم ادگاؤں اِس وقت اپنی عمر کے تقریباً ۱۵ ؍سال پورے کرنے جارہا ہے، جامعہ اپنے ابتدائی دور ہی سے اشاعتِ سنت، تعلیم دین، دعوت وتبلیغ اور تزکیۂ نفوس کی خدمات بہ حسن وخوبی انجام دیتا آرہا ہے، اللہ تعالی اِس کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور اِس کے مستقبل کو مزید روشن اور تابناک بنا کر ظاہری وباطنی، تعلیمی، تربیتی اور تعمیری ہر نوع کی ترقیات عطا فرمائے اور اِس کے معیارِ تعلیم وتربیت کو بلند سے بلند تر فرما کر پورے علاقے کے لیے منارۂ نور بنائے اور بانیین جامعہ کی ارواح کو خوش فرمائے۔ آمین

جامعہ کے تعلیمی شعبے:

الحمد للہ جامعہ میں اِس وقت درجاتِ ناظرۂ قرآنِ کریم کی چار کلاسیں، حفظ کی چھ کلاسیں ہیں، جن میں ابتدا ہی سے تجوید کا لازماً اہتمام کیا جاتا ہے، نیز درجاتِ عالمیت میں درجۂ اردو دینیات سے دورۂ حدیث شریف تک کی مکمل تعلیم جاری ہے، جامعہ سے نو سالوں میں ۵۵ ؍عُلما، اور اب تک ۵۵۶ ؍حفاظ اور قراءات سبعہ، ثلاثہ سے ۸ ؍قراء فارغ ہو چکے ہیں، جو دینی وملی خدمات میں مصروف ہیں، اس وقت جامعہ کے دو فارغ قراء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل میں عشرۂ کبیر پڑھ رہے ہیں، اللہ تعالی اُن تمام کو قبول فرمائے۔ آمین

اِس وقت جامعہ میں کل ۳۵۸ ؍اقامتی اور ۷۱ غیر اقامتی طلبۂ کرام زیرِ تعلیم ہیں، جو علومِ قرآنی اور اخلاقِ نبوی سے آراستہ ہو رہے ہیں، اِن تمام طلبہ کے کھانے پینے، رہنے سہنے اور دوائی وغیرہ کا مکمل خرچ جامعہ ہی برداشت کرتا ہے، دو وقت کا کھانا، دو وقت کا ناشتہ، ماہانہ وظیفہ، غریب طلبہ کے آنے جانے کا کرایہ، کپڑے، صابن، موسمِ سردی وگرمی کے مطابق اِن کی تمام ضروریات کا انتظام خود جامعہ ہی کرتا ہے؛ تاکہ ذہنی یکسوئی اور اطمینان کے ساتھ طلبہ تحصیلِ علومِ نبوی میں مصروف رہیں، اللہ تعالی اپنی شانِ ربوبیت سے اِن کی بہترین تربیت فرما کر نبوی علوم اور اخلاق سے آراستہ فرمائے، امت کا رہبر اور اسلاف کا سچا جانشین بنائے۔ آمین

قوانین داخلہ:

داخلے کے وقت طلبہ سے کوئی داخلہ فیس نہیں لی جاتی ہے؛ لیکن جن حضرات کو اللہ تعالی نے

مال و دولت سے نوازا ہے، وہ مستحقِ زکوۃ نہیں ہیں اور وہ خود زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو ایسے حضرات اپنی اولاد کو اپنے خرچ سے پڑھائیں؛ تاکہ زکوٰۃ وصدقات کے مال سے اپنی اولاد کی حفاظت ہو۔

جامعہ میں داخلے کے لیے ۱۲ر سال کی عمر ہونا لازم ہے، نیز داخلے کے لیے- طالب علم اور اس کے والد دونوں کے-سرکاری ہر کاغذ مثلاً آدھار کارڈ، راشن کارڈ، پیدائش (جنم) داخلہ اور ووٹر کارڈ کا زیراکس اور دو دو فوٹو لانا ضروری ہے۔

جامعہ کی تعلیمی سرگرمی:

امسال جامعہ میں مؤرخہ ۱۲ر شوال ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۷ر جون ۲۰۱۹ء سے حسبِ ضابطہ جامعہ میں قدیم وجدید داخلے جاری ہوئے اور ۱۵ر شوال سے باقاعدہ سبھی درجات میں تعلیم وتدریس کا آغاز ہو گیا تھا جو بفضلہ تعالی اخیر سال تک مسلسل جاری رہا۔

آئندہ سال بھی ۱۳ر شوال مطابق ۶ر جون سے نئے داخلے شروع ہوں گے جو حضرات اپنے بچوں کو درجاتِ علمیت میں داخل کرانا چاہتے ہیں وہ حضرات ۱۳ر شوال ۶ر جون سے ۲۵ر شوال ۱۸ر جون تک جامعہ پہنچ کر داخلہ کرا لیں، اِس کے بعد درجاتِ علمیت میں داخلے کی گنجائش نہیں ہوگی؛ البتہ درجاتِ حفظ ومکاتب میں سال بھر داخلے جاری رہتے ہیں۔

درجہ اُردو دینیات سے لے کر درجہ عربی دوم تک نیز درجاتِ حفظ کے پورے سال ماہانہ امتحانات ہوتے ہیں، اِس کے علاوہ ششماہی وسالانہ امتحانات ہوتے ہیں، سالانہ امتحان میں کامیاب ہونے والے تمام طلبہ کو کتابوں کے گراں قدر انعامات سے نوازا جاتا ہے، جامعہ میں تجوید وقراءت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، نورانی قاعدہ پڑھنے والے طلبہ اور درجات حفظ سے لے کر درجہ عربی سوم تک تجوید لازمی ہے، اِس شعبہ میں مزید تحسین وعمدگی پیدا کرنے کے لیے ایک انجمن لجنۃ القراء کے نام سے جاری ہے، امسال ۲۴ر جمادی الاخری ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۹ر فروری ۲۰۲۰ء کو اس کا سالانہ مسابقہ ہوا، جس میں قاضیٔ شریعت مفتی حفظ الرحمن صاحب دامت برکاتہم استاذ حدیث وفقہ جامعہ ڈابھیل بہ حیثیتِ صدرِ جلسہ تشریف لائے، نیز قاری عبدالرحمن صاحب بزرگ نائب مہتمم جامعہ ڈابھیل اور قاری رضوان صاحب مدظلہ استاذ شعبۂ تجوید بھی تشریف لائے، اِس مسابقہ میں جامعہ کے بیس طلبہ نے حصہ لیا، اول، دوم، سوم نمبرات سے کامیاب ہونے والے اور تمام حصہ لینے والے طلبہ کو کتابوں کا قیمتی سرمایہ دیا گیا۔

الحمدللہ پچھلے چار سال سے جامعہ میں ''قراءتِ سبعہ وثلاثہ'' شروع ہے۔

نیز طلبہ میں اردو اور عربی زبان میں تقریری صلاحیت پیدا کرنے اور انھیں میدانِ خطابت کا کامیاب شہ سوار بنانے کے لیے دو انجمن قائم ہیں: ایک ''انجمن جمعیۃ الطلبہ'' اور دوسری ''المخطبۃ الفصیحۃ باللغۃ العربیۃ'' کے نام سے موسوم ہے، اِن انجمنوں میں ہفتے میں ایک مرتبہ جمعرات کے دن بعد مغرب مشق وتمرین کا پروگرام ہوتا ہے۔

سال بھر یہ انجمنیں چلتی ہیں اور سال کے اخیر میں ایک مسابقتی واختتامی پروگرام ہوتا ہے، اس سال بھی ۱، ۲/رجب بدھ، جمعرات کو اِن انجمنوں کے مشترکہ سالانہ اختتامی ومسابقتی پروگرام منعقد ہوئے، اردو انجمن جمعیۃ الطلبہ کے مسابقہ میں ۲۰/طلبہ اور عربی انجمن المخطبۃ الفصیحۃ باللغۃ العربیۃ کے مسابقہ میں ۱۰/طلبہ نے حصہ لیا، اور اچھے انداز میں اپنی تقریریں پیش کیں، جس میں اردو وعربی زبان کے ماہر ادیب مفتی عرفان صاحب استاذ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ومولانا زاہد صاحب استاذ جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ مدظلہما بہ حیثیت حکم تشریف لائے، اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین

ہم مولانا محمد حماد کریمی صاحب کے بھی بڑے شکر گزار ہیں، جو تقریباً آٹھ سال سے رمضان کی سالانہ چھٹیوں میں ملک کی الگ الگ ریاستوں میں یک ماہی عربی بول چال کا کورس چلاتے ہیں، امسال دار العلوم اسلامیہ عربیہ تلوجہ ممبئی میں یہ کورس منعقد ہو رہا ہے، سالِ گذشتہ کی طرح اس سال بھی یک ماہی عربی بول چال کورس کے لیے جامعہ کے تین طلبہ کا انتخاب ہوا ہے، جن کے آنے جانے کا، وہاں کی فیس کا مکمل خرچ جامعہ برداشت کرے گا۔

دیگر شعبوں کی طرح ایک شعبہ ''حمد، نعت ونظم'' کا ہے، جس میں طلبہ اپنے شوق ذوق کے ساتھ حمد ونعت پڑھنے کی مشق کرتے ہیں، اور اِس کا بھی سالانہ مسابقہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ جامعہ اور اُس کے تمام شعبوں کو اور ان کے نگران اساتذہ کو جن کی انتھک کوششوں کا یہ نتیجہ ہے، بے انتہا ترقی اور جزائے خیر عطا فرمائے اور نظرِ بد سے سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین

جامعہ کی زیر نگرانی چلنے والے مکاتب ومدارس:

جامعہ کی دو براہِ راست شاخیں چلتی ہیں، ایک مدرسہ دار العلوم ام المؤمنین کے نام سے میرج میں، جہاں تقریباً ۷۵/اقامتی اور ۲۵/غیر اقامتی طلبہ ناظرہ اور حفظ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں،

دوسری شاخ مدرسہ احمدیہ محمودیہ بدر العلوم کے نام سے اچل کرنجی میں، وہاں بھی تقریباً ۵۳/ اقامتی اور ۲۵/غیر اقامتی طلبہ زیر تعلیم ہیں، دونوں شاخوں کا مکمل تعلیمی نظام، اساتذہ کا تقرر، امتحانات کا انتظام وغیرہ جامعہ ہی سے ہوتا ہے۔

مولانا عبد الصمد صاحب نائب مہتمم جامعہ کی زیرِ نگرانی جامعہ کی طرف سے اطراف واکناف - بستواڑ، آلاس، شیڑشال، جے سنگپور، اگر، گورواڑ، گھالواڑ، اچل کرنجی، عبدلاٹ، دانولی، کولے، کرگنی، شِرٹی، ادگاؤں- میں تقریباً ۲۰/ مکاتب چل رہے ہیں، قرب وجوار میں جامعہ کے بعض اساتذہ امتحان کے لیے بھی جاتے ہیں، الحمدللہ تعلیم بھی اطمینان بخش ہے۔

حجاج تربیتی کیمپ:

گذشتہ چند سالوں سے حج کے مبارک سفر سے پہلے عازمین حج کے لیے جامعہ کے مفتیان کرام کی نگرانی میں ایک تربیتی کیمپ لگایا جا رہا ہے، جس میں حج وعمرہ کا طریقہ، مسائل نیز مدینۂ منورہ کی حاضری کے آداب وغیرہ سکھائے جاتے ہیں، امسال بھی یہ پروگرام ہوا، اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔

تحفظ شریعت:

فرقِ باطلہ کے رد وتعاقب کے لیے اس شعبے کا قیام عمل میں آیا ہے، علاقے میں جہاں کہیں بھی گمراہ فرقے کی سرگرمی محسوس ہو تو اہلِ حق علما، بڑے مدارس اور جامعہ کو اس کی اطلاع دیں؛ تاکہ بروقت اس کو ختم کیا جاسکے، اللہ تمام فِرَقِ باطلہ سے امت کی حفاظت فرمائے اور امت کو عقائد حقہ پر ثابت قدم رکھے اور ان پر جمے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خانقاہی نظام:

الحمدللہ! امت کی صلاح وفلاح کی غرض سے حضرت مفتی صاحب کے حکم اور حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم دستور کے مطابق خانقاہی نظام برابر جاری ہے، ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف بھی ہوتا ہے، اب یہ سلسلہ حضرت مولانا کے انتقال کے بعد بھی جاری ہے۔

جامعہ کا دار الافتا والارشاد:

روزمرّہ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے ہمیشہ عوام الناس، علمائے کرام اور مفتیانِ عظام کی طرف رجوع کرتے ہیں، اسی لیے ہر بڑے ادارے میں باقاعدہ دار الافتا قائم ہوتا ہے، گذشتہ کئی

سالوں پہلے جامعہ ہذا میں بھی یہ شعبہ قائم ہوا ہے، یہ شعبہ سُوالات کی پوری تحقیق وتفتیش کے بعد جوابات فراہم کرتا ہے، مسلمانوں کے انفرادی واجتماعی مسائل میں تحریری فتاوی کی صورت میں اُن کی رہ نمائی کرتا ہے، امسال (۲۱) اوراب تک کل (۳۲۲) سُوالات کے جوابات دیے گئے ہیں، اورکئی میراث کے معاملات حل کیے گئے ہیں، نیز اِس کے علاوہ کئی افراد خود حاضر ہوکر زبانی مسائل معلوم کرتے ہیں اورفون کے ذریعے بھی مسائل میں لوگوں کی شرعی رہ نمائی کی جاتی ہے۔

شعبۂ نشرواشاعت کاقیام:

رمضان وعیدالاضحیٰ، نیز اصلاحِ معاشرہ کی نسبت پر جامعہ کی طرف سے مسائل، کتابچے پمفلٹ شائع ہوتے رہتے ہیں اورمفت تقسیم کیے جاتے ہیں، گذشتہ سات سالوں میں مسائل کی سات کتابیں: قربانی کے مسائل ہندی، روزے کے مسائل ہندی، زکوۃ کے مسائل اردو، ہندی، آپ نماز کیسے پڑھیں؟ اردو، ہندی، سفر کے آداب ارود، ہندی، اسلامی عقائد اردو، ہندی، اسلامی حقوق وآداب اردو، ہندی یہ تمام کتابیں تقریباً ۴۵ / ہزار شائع کرکے مساجد اورلوگوں میں مفت تقسیم کی گئیں، الحمدللہ لوگوں نے اِس سے فائدہ اٹھایا، اورکئی ایک مساجد میں ان کی باقاعدہ تعلیم ہوتی رہی، اوراب اِس وقت ایک حساس اورنازک موضوع پر حضرت والا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ ڈابھیل وسرپرست جامعہ ادگاؤں کی ایک کتاب ''بدلتے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟'' اردواور ہندی زبان میں چھپ کرآپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ بھی مساجد اورعوام میں تقسیم ہوئی ہے اور ہورہی ہے۔ اِن کے علاوہ شعبۂ نشرواشاعت سے کئی ایک کتابیں، رسائل اور پمفلٹ منظر عام پرآچکے ہیں۔ ''موبائل استعمال کرنے والوں کے لیے ایک نصیحت، مصباح الادعیہ، مصباح التجوید، خلافتِ راشدہ حصہ اول ودوم، الحزب الاعظم ہندی وغیرہ -اللہ تعالی جامعہ کے شعبۂ نشرواشاعت کواور اِس میں کام کرنے والوں کومزید ترقیات سے نوازکر اِس کافیض عام وتام فرمائے اورنظر بد سے اِس کی اور جامعہ کی مکمل حفاظت فرمائے۔آمین

سالانہ انعامی کتابیں:

سالانہ امتحانات میں کامیاب ہونے والے طلبہ کوانعام کی شکل میں کتابوں کا قیمتی سرمایہ دیا جاتا ہے، اِس سال تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار روپیے اِس میں خرچ ہوئے۔

جامعہ کے سالانہ مصارف:

دن بہ دن ضرورت کی چیزوں میں بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے سالانہ اَخراجات بھی بڑھتے

جارہے ہیں؛ مگر خداوند قدوس کے فضل وکرم اور آپ جیسے اہل خیر حضرات کی سخاوتوں سے کام چل رہا ہے۔

امسال اساتذہ کی تنخواہوں اور دوائی میں 52,04,759 باون لاکھ چار ہزار سات سوانسٹھ روپے خرچ ہوئے، اناج، کرانہ، دودھ، گیس، لائٹ بل میں 26,00,450 چھبیس لاکھ چار سو پچاس روپے خرچ ہوئے، اِس کے علاوہ سال بھر میں ہونے والے سفرخرچ، کرایہ جات، جنریٹر، ہارڈویر، الیکٹریک، پرنٹنگ اور جنرل خرچ نیز سرکاری کاموں کے لیے، کُل ملاکر 5,88,615 پانچ لاکھ اٹھاسی ہزار چھ سو پندرہ روپے خرچ ہوئے ہیں۔

اِس سال جامعہ کا کل خرچ 83,93,824 تراسی لاکھ ترانوے ہزار آٹھ سو چوبیس روپے ہوا ہے۔

تعمیری خرچ:

دارالاقامہ کا تعمیری کام شروع ہے، جس کا تقریباً دو کروڑ کا خرچ ہے، اس سال 15,91,121 پندرہ لاکھ اکیانوے ہزار ایک سو اکیس روپے، اور اب تک تقریباً کل 61,33,436 اکسٹھ لاکھ تینتیس ہزار چار سو چھتیس روپے کا کام ہوا ہے، عافیت وسہولت کے ساتھ اِس کی تکمیل لیے تمام حضرات سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

عزائم:

اس کے بعد طلبہ کے مطالعے کے لیے ایک لائبریری کی تعمیر اور لائٹ کے لیے سولار سسٹم لگانے کا ارادہ ہے، لہذا آپ حضرات اپنے لیے اور اپنے والدین، رشتہ داروں کے ایصالِ ثواب کے لیے اِس میں حصہ لے کر آخرت کا سامان تیار فرمائیں، نیز عافیت وسہولت کے ساتھ اِس کی تکمیل کے لیے تمام حضرات دعا فرمائیں۔ فقط والسلام

مولانا احمد اللہ مولانا اسعد اللہ صاحب ایرانی مدظلہ
مہتمم جامعہ خیر العلوم اسعد آباد، ادگاؤں
۶/شعبان ۱۴۴۱ھ مطابق ۳۱/مارچ ۲۰۲۰ عیسوی

بدلتے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ!

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندوں کے درمیان ناحق خون کا فیصلہ ہوگا۔ حساب تو سب سے پہلے نماز کا لیا جائے گا، لیکن رزلٹ سب سے پہلے ناحق خون کا ظاہر کیا جائے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے معافی مانگی

آدمی کو بندوں کے حقوق کے سلسلے میں بہت زیادہ محتاط اور چوکنّا رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی کا جانی، مالی حق ہمارے ہاتھوں ضائع نہ ہو، اس کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الوفات میں اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کی آخری بیماری میں حاضر ہوا، تو آپ کو شقیقہ (یعنی آدھے سر کا درد) تھا۔ جب سر کا درد ہوتا ہے تو آدمی سر پر کھینچ کر پٹی باندھتا ہے، جس سے درد میں راحت ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے سر مبارک پر پٹی بندھوائی تھی؛ چناں چہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسی زمانہ میں مَیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ لیٹے ہوئے تھے، اور آپ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فضل! اس پٹی کو ذرا کس دو! میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق اُس کو کس دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھے کا سہارا لے کر بیٹھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسجد میں لے جاؤ؛ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں لے گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے منبر پر بٹھاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر بٹھایا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو بلاؤ! میں گیا، اور لوگوں کو جمع کیا؛ چناں چہ سب جمع ہو گئے، پوری مسجد بھر گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں، میں نے تم میں سے کسی کی عزت کو پامال کیا ہو، یا کسی کو مارا ہو، یا کسی کا کوئی مالی حق مجھ پر ہو؛ تو وہ یہاں آ کر وصول کر لے۔ ایک شخص نے اٹھ کر کہا: کہ میرے تین درہم ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: میں تم کو جھٹلانے کے طور پر نہیں؛ بلکہ ویسے ہی پوچھتا ہوں کہ کیسے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ ایک سائل آیا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اسے کچھ دے دو، میں آپ کو بعد میں ادا کردوں گا، وہ باقی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کے تین درہم ادا کروادو۔ بقیہ حاضرین سے معافی مانگی۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے، اور وہاں مدینہ کی تمام عورتوں کو جمع کیا، ان سے بھی اسی طرح فرمایا؛ چناں چہ وفات سے قبل یہ دونوں کام آپ نے کیے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا؛ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس عُلُوِ شان کے باوُجود اتنا اہتمام فرمایا؛ تو ہمیں حقوق کی ادائیگی کا اور زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

بندوں کے حقوق کا مسئلہ بڑا ٹیڑھا ہے

ہمارے بزرگوں کے یہاں بھی حقوق کی ادائیگی کا اہتمام رہا، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے وفات سے قبل ''العذر والنذر'' کے نام سے ایک تحریر جاری کی تھی اور اس میں اپنے تمام متعلقین کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ کسی کا کوئی جانی یا مالی حق ہو؛ تو وہ وصول کر لے۔ لہذا اِس کا اہتمام ہونا چاہیے، بندوں کے حقوق کا مسئلہ بڑا ٹیڑھا ہے۔

حقوقُ اللہ تو رات کی تنہائیوں میں اور اندھیروں میں دو آنسو بہادینے سے اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے، وہ بڑے بے نیاز ہیں؛ لیکن بندوں کا حق جب تک بندہ معاف نہ کرے، تب تک اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرمائیں گے؛ لہذا اِس سلسلے میں جو بھی حقوق ہوں مثلاً: جانی، مالی، کسی پر تہمت لگائی ہے، کسی کو گالی دی ہے، کسی کی غیبت کی ہے، کسی کو تکلیف پہنچائی ہے۔

آج کل ہمارے یہاں گھروں میں عامۃً زیادتیاں ہوتی ہیں، ساس کی طرف سے بہو پر، اور جہاں بہوؤں کا زور چلتا ہے وہاں اُس کی طرف سے زیادتیاں ہوتی ہیں، بڑا چھوٹے

پر، چھوٹا بڑے پر، جہاں جس کو جیسا موقع ملتا ہے، وہ زیادتی کرتا ہے، اِن تمام چیزوں سے بہت زیادہ اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔

جان لو! سمجھ لو!

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے غلام کی پٹائی کررہا تھا۔آج کل تو غلام رہے ہی نہیں، بہت بہت تو نوکر ہوتے ہیں؛ تو پیچھے سے آواز آئی إِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْد! إِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْد! (اےابومسعود! ذرا جان لو! سمجھ لو!) پیچھے مڑکر دیکھا ؛ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ (تم کو اپنے اس غلام پر جتنی قدرت ہے، اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ قدرت ہے) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں سن کر لرز گیا، اور میں نے کہا: حضور! یہ آزاد ہے۔تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم آزاد نہ کرتے ؛تو لَلَفَحَتْكَ النَّارُ (جہنم کی آگ تم کو چھولیتی) اپنے غلام کی پٹائی پر یہ سزا ہے،آج ان حقوق کی کوتاہیاں حد سے زیادہ ہوگئی ہیں؛ مالی کوتاہیاں بھی، جانی کوتاہیاں بھی،عزت وآبرو پر بھی حملے کیے جارہے ہیں؛ اس لیے خوب ضرورت ہے کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے۔

کوئی دفاع کرنے والا نہیں

آج کل ہم سن رہے ہیں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمان مصائب کا شکار ہیں، مسلمانوں کے ساتھ زیادتیاں کی جارہی ہیں،کوئی بولنے والا نہیں، کوئی دفاع کرنے والا نہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام اسلامی حکومتوں میں بھی دم باقی نہیں رہا، اگر کسی یہودی کو دنیا میں ذراسی تکلیف ہوئی ہو؛ تو پورے عالم میں شور مچ جاتا ہے۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَجَسَدٍ وَاحِدٍ

اِس وقت لوگوں کے حالات بھی ہم سنتے ہیں، ہم وہاں پہنچ تو نہیں سکتے ؛لیکن روزانہ ان کے لیے دعاؤں کا اہتمام کریں۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے ان کا ہم پر حق ہے، اور اگر مالی مدد پہنچانے کا صحیح طریقہ ہو، وہ بھی پہنچائی جاسکتی ہے، دیگر جگہوں کے لوگ بھی مصائب کا شکار ہیں، جیسے بہار، آسام وغیرہ میں جو سیلاب زدگان ہیں،

وہ بالکل ختم ہوگئے، ان کے مکانات بہہ گئے، سامان بہہ گیا، آسمان وزمین کے بیچ میں ہیں، لہذا ہم جتنی مدد پہنچا سکتے ہیں، اس میں کوتاہی نہ کریں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اہل ایمان کا حال ایک دوسرے کے حق میں آپس میں مہربانی اور اچھا سلوک کرنے میں ایسا ہے جیسا ایک جسم کے اندر کسی ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم بیدار رہے گا، جیسا کہ کان میں درد ہوا؛ تو پورا جسم بخار میں مبتلا ہوجائے گا، دوسرے اعضا یہ نہیں سوچتے کہ یہ تو کان کا درد ہے، ہمیں اس سے کچھ لینا دینا نہیں؛ چناں چہ کان کا درد ہے، ہاتھ بھی بے چین ہے، آنکھیں بھی رو رہی ہیں، پورا جسم بخار میں مبتلا ہے، اہل ایمان کے آپسی تعلقات اسی نوع کے ہیں؛ اس لیے دعاؤں کا اہتمام کریں۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا أُولِی الْأَبْصَارِ!

اورمؤمن کی شان یہ ہونی چاہیے کہ ہر چیز کو عبرت کی نگاہ سے دیکھے، تماشائی بن کر نہ دیکھے، اور اپنے متعلق مطمئن نہ رہے، ہم بھی بارود کے ڈھیر پر ہی بیٹھے ہیں، ملک کے جو حالات ہیں، ان کے متعلق یقینی بات نہیں کہی جاسکتی؛ اس لیے اللہ کی طرف رجوع، توبہ اور استغفار کا اہتمام ہو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بخاری شریف میں منقول ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: وَاللهِ إِنِّیْ لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً (اللہ کی قسم! میں ایک ایک دن میں اللہ کے حضور ۷۰ر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں) ایک اور روایت میں ۱۰۰ر کا تذکرہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی معصومیت اور بے گناہی کے باوجود اس کا اہتمام فرمائیں؛ تو ہمیں تو اس کا اہتمام بدرجۂ اولیٰ کرنا چاہیے۔

اجتماعی استغفار کا اہتمام

استغفار اللہ کے عذاب کو دور کرنے والا ہے، وَمَا كَانَ اللهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اے نبی! آپ جب تک ان کے درمیان موجود ہیں، اللہ کا عذاب نہیں آئے گا، اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تشریف لے گئے، اور جب تک یہ لوگ اللہ سے اجتماعی طور پر مغفرت چاہتے رہیں گے وہاں تک اللہ کا عذاب نہیں آئے گا، لہذا ضرورت ہے کہ اجتماعی طور پر توبہ واستغفار کا اہتمام کیا جائے، اور آپسی حقوق کے سلسلے

میں جو کوتاہیاں ہو رہی ہیں؛ کوئی کسی کی زمین دبا کر بیٹھ گیا ہے، کوئی کسی کے پیسے لے کر بیٹھ گیا ہے، کوئی کسی کی عزت و آبرو کے درپے ہے، یہ سب عام مصیبتیں ہیں، یہ تمام شکلیں بڑی خطرناک ہیں اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی ہیں؛ اس لیے ان تمام چیزوں سے توبہ اور استغفار کیا جائے، یہی ایک علاج ہے، اور یہ اللہ کے بندے دنیا میں جہاں جہاں بھی مصائب کا شکار ہیں ان کے لیے بھی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

درخواست از مرتب

محترم حضرات! ماشاءاللہ آپ نے پورا بیان پڑھ لیا، یقیناً! آپ کا دل نرم ہوا، طبیعت آمادۂ عمل ہوئی، اب یہاں سہولت کے لیے کرنے اور چھوڑنے کے کاموں کی ایک فہرست دیتے ہیں، جس پر عمل کرنا ذرا بھی مشکل نہیں۔ان شاءاللہ۔

کرنے کے کام

۱) پانچ وقت کی نماز باجماعت پابندی سے مسجد میں ادا کریں۔

۲) روزانہ صبح ہی صبح پون پارہ قرآن کی تلاوت کرلیں۔

۳) روزانہ اپنی سہولت کا کوئی وقت مقرر کر کے (تین سو مرتبہ) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ پڑھیں۔

۴) جمعرات کے غروب سے لے کر جمعہ کے غروب تک میں تین سو مرتبہ درود شریف وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پڑھ لیں۔

۵) جمعرات کے غروب سے جمعہ کے غروب تک میں ایک مرتبہ سورۂ کہف کی تلاوت ضرور کرلیں، کہ فتنوں سے حفاظت میں بہت مفید ہے۔

۶) روزانہ رات کو سونے سے قبل سچی پکی توبہ کرلیں۔

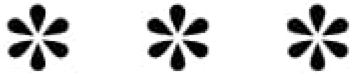
نہ کرنے کے کام

۱) بدنظری، پرائی عورت یا امرد لڑکے کو بالکل نہ دیکھیں۔

۲) زبان کا غلط استعمال، یعنی کسی کی غیبت، چغلی، جھوٹ اور بہتان سے سخت پرہیز کریں۔

۳) بدگمانی، گانا، میوزک، ڈانس وغیرہ ہرگز دیکھیں، نہ سنیں۔

۴) حرام مال (سود، رشوت، چوری، خیانت وغیرہ) سے سخت اجتناب کریں۔
بندوں کے ہر طرح کے حقوق جلد از جلد ادا کردیں، یا معاف کرالیں۔



وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

اپنی اور سب کی طرف سے استغفار کا اہتمام کریں

تائید

مرشد العلماء والصلحاء حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم العالیہ متعنا اللہ بطول حیاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل و سرپرست جامعہ خیر العلوم اسعد آباد، ادگاؤں

افادات
استاذی حضرت مولانا مفتی اسعد صاحب خانپوری مدظلہ
صاحب زادہ حضرت والا دامت برکاتہم

تحقیق وترتیب
مولانا ندیم احمد صاحب انصاری مدظلہ
ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

باہتمام

مولانا احمد اللہ صاحب ایرانی حفظہ اللہ مہتمم جامعہ خیر العلوم اسعد آباد دگاؤں
صاحبزادہ حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب ایرانی نور اللہ مرقدہ

ناشر

جامعہ خیر العلوم اسعد آباد دگاؤں تعلقہ شرول ضلع کولہاپور، مہاراشٹر، الہند

تفصیلات

نامِ کتاب : نستغفر اللہ

تائید : حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم
سرپرست جامعہ ادگاؤں وشیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

افادات : مفتی اسعد صاحب خانپوری مدظلہ

تحقیق وترتیب : مولانا ندیم احمد صاحب انصاری مدظلہ

باہتمام : مولانا احمد اللہ صاحب مہتمم جامعہ خیر العلوم ادگاؤں

کمپوزنگ : مولانا ناصر صاحب ومولانا اشفاق صاحب

نظرثانی : مفتیانِ عظام دارالافتاء والارشاد جامعہ خیر العلوم ادگاؤں

صفحات : ۱۶

تاریخ طبع : ۲۸/رجب ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۳/مارچ ۲۰۲۱ عیسوی

تعداد : ڈھائی ہزار

ناشر : شعبۂ نشر واشاعت جامعہ خیر العلوم ادگاؤں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس وقت پورے عالم میں کل انسانیت اور خاص طور پر مسلمان قوم ابتلا و آزمائش کا شکار ہے، اقتدار وحکومت کی خاطر چند انسان نما حیوانوں نے نفرت کی آگ کو ہر جگہ بھڑکا رکھا ہے، دل میں ہر وقت ایک دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کب کیا ہو جائے؟ ترقی کی دوڑ میں انسان انسانیت سے بہت دور جا پہنچا ہے، ظلم و بربریت عام ہے۔ قرآنِ مجید کا طالبِ علم جانتا ہے کہ یہ حالات نئے نہیں، سابقہ امتیں اس سے خطرناک حالات سے دوچار ہو چکی ہیں؛ اس لیے وہ ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔ فساد اور بگاڑ کی یہ تاریخ قابیل اور ہابیل سے شروع ہوئی اور حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت یوسف، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت موسیٰ وہارون، حضرت زکریا و یحییٰ، حضرت یونس، حضرت لوط، حضرت صالح، حضرت ہود اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی قوم سے ہو کر سیّد الانبیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تک پہنچی ہے، ہر نبی اور اس کی قوم کو اپنے زمانے میں باطل کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں سابقہ امتوں کا ذکر اسی لیے کیا ہے کہ اس سے عبرت حاصل کی جائے، حالات کا بد سے بدتر ہونا ہمارے اپنے ہاتھوں کی کمائی اور بداعمالیوں کا نتیجہ ہے، بہت سے گناہوں کو تو اللہ تبارک وتعالیٰ خود ہی معاف فرماتے رہتے ہیں؛ لیکن جب کوئی قوم نافرمانی کرتے ہوئے حد سے گزر جاتی ہے؛ تو اسے گوناگوں حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اُس وقت بھی اگر وہ اپنا محاسبہ کر لے اور توبہ واستغفار سے اپنے رب کو راضی کر لے؛ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس عذاب کو بھی روک لیتے ہیں جو آسمانوں پر چھا چکا ہو۔ جیسا حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے ساتھ ہوا۔ اگر قوم اپنی بدبختی پر اصرار کرتی رہے؛ تو زمین کے اس خطے کو جس پر اس کا بسیرا ہو، آسمانوں تک لے جا کر دھرتی پر پٹخ دیا جاتا ہے، جیسا حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے ساتھ کیا گیا۔

قرآن مجید اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان تمام باتوں کو صاف صاف اور کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے جو عذابِ الٰہی کا موجب ہوتی ہیں۔ افسوس کہ ان میں سے تقریباً ہر ایک بات ہمارے معاشرے میں رواج پا چکی ہے۔ غیبت، جھوٹ، فریب، دھوکہ، وعدہ خلافی، تہمت، زنا، اغلام بازی، رشوت، سود، جوا، شراب، ناچ گانا، ظلم، تکبر، بغض، حسد، کینہ، چوری، حلال وحرام میں تمیز نہ کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنا وغیرہ، ہر ایک گناہ ہمارے معاشرے میں پایا جاتا ہے، بہت سے لوگ تو ایسے ہیں جنھیں اپنے گناہوں کا احساس تک

نہیں۔ ایسے میں خدا کی نافرمانی کے بعد اس کے عذاب سے بچنا مشکل ہوتا ہے؛ اس لیے ضروری ہے کہ ہم خود بھی اپنے گناہوں سے سچی توبہ اور کثرت سے استغفار کریں، اور اپنے بھائیوں کی طرف سے بھی استغفار کا اہتمام کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی تاکید فرمائی، اور باقاعدہ ایسے فرشتے متعین کیے جو انسانوں کی طرف سے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ دلائل آگے آرہے ہیں۔

زمانہ تغیر پذیر ہے؛ اس لیے اہل ایمان کو صرف خدا سے ڈرنا چاہیے۔ ارشادِ ربانی ہے: وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یہ تو آتے جاتے دن ہیں جنھیں ہم لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں۔ (آلِ عمران: ۱۴۰)

ایک موقع پر مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو بڑی پر امن اور مطمئن تھی، اس کا رزق اس کو ہر جگہ سے بڑی فراوانی کے ساتھ پہنچ رہا تھا، پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کردی؛ تو اللہ نے ان کے کرتوت کی وجہ سے ان کو یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف ان کا پہننا اوڑھنا بن گیا۔ (النحل: ۱۱۲)

خدائی ضابطے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ضابطے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ ان میں سے جو کوئی ظلم کا راستہ اختیار کرے گا، اسے تو ہم سزا دیں گے، پھر اسے اپنے رب کے پاس پہنچا دیا جائے گا، اور وہ اسے سخت عذاب دے گا۔ (الکہف: ۸۷)

ایک قوم پر نزول عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ اس بستی کے باشندے جو بدکاریاں کرتے رہے ہیں ان کی وجہ سے ہم ان پر آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ (العنکبوت: ۳۴)

ایک موقع پر ارشاد فرمایا: فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾

فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلۡاٰخِرِيۡنَ﴿۵۶﴾ چناں چہ جب انھوں نے ہمیں ناراض کر دیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو غرق کر دیا، اور ہم نے انھیں ایک گئی گزری قوم اور بعد والوں کے لیے عبرت کا نمونہ بنا دیا۔ (الزخرف: ۵۵،۵۶)

ایک مقام پر دعوت نظارہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَتِلۡكَ الۡقُرٰٓى اَهۡلَكۡنٰهُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا وَجَعَلۡنَا لِمَهۡلِكِهِمۡ مَّوۡعِدًا﴿۵۹﴾ یہ ساری بستیاں (تمہارے سامنے) ہیں، جب انھوں نے ظلم کی روش اپنائی تو ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا، اور ان کی ہلاکت کے لیے (بھی) ہم نے ایک وقت مقرر کیا ہوا تھا۔ (الکہف: ۵۹)

ہمارے ہاتھوں کی کمائی

یہ سب ہمارے اعمال کا صلہ اور ہمارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے؛ لیکن ان حالات کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی غلطیوں کا احساس کر کے اللہ کی طرف رجوع کرے۔ ایک مقام پر ارشاد خداوندی ہے: وَمَآ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ﴿۳۰﴾ اور تمھیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمھارے اپنے ہاتھوں کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے، اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگزر ہی کرتا ہے۔ (الشوریٰ: ۳۰)

ایک مقام پر فرمایا: فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا ان کے برے اعمال کا وبال ان پر پڑا۔ (النحل: ۳۴)

ایک مقام پر فرمایا گیا: ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِى النَّاسِ لِيُذِيۡقَهُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ عَمِلُوۡا لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ﴿۴۱﴾ لوگوں نے اپنے ہاتھوں جو کمائی کی، اس کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیلا، تاکہ انھوں نے جو کام کیے ہیں اللہ ان میں سے کچھ کا مزا انھیں چکھائے، شاید وہ باز آجائیں۔ (الروم: ۴۱)

پکڑ کا سبب گناہ ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کی پکڑ گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہے، اور آج ہمارے معاشرے میں ہر قسم کے گناہ رائج ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوۡا

ظٰلِمِيْنَ﴿۵۴﴾ (اس معاملے میں بھی ان کا حال) ایسا ہی ہوا جیسا فرعون کی قوم اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا۔ انھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کو جھٹلایا، نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا، اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا۔ یہ سب ظالم لوگ تھے۔ (الانفال: ۵۴)

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ (ان لوگوں کا حال ایسا ہی ہوا جیسا فرعون کی قوم اور ان سے پہلے لوگوں کا حال ہوا تھا۔) انھوں نے اللہ کی نشانیوں کو ماننے سے انکار کیا، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ یقیناً اللہ کی طاقت بڑی ہے (اور اس کا) عذاب بڑا سخت۔ (الانفال: ۵۲)

جو لوگ دنیا داروں کو مزے میں دیکھ کر شبہ کرتے ہیں انھیں بھی جان لینا چاہیے: زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے، ان کے لیے دنیوی زندگی بڑی دل کش بنادی گئی ہے۔ (البقرہ: ۲۱۲) ایسے لوگوں کا آخرت کی نعمتوں میں کوئی حصہ نہیں۔

جنت میں داخلے کی تمنا کرنے والو!

اللہ تعالیٰ نے دوٹوک الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ جنت میں داخلے کے متمنی ہیں انھیں آزمائشوں کے لیے تیار رہنا چاہیے: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ﴿۲۱۴﴾ (مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم جنت میں (یوں ہی) داخل ہو جاؤ گے، حالاں کہ ابھی تمھیں اس جیسے حالات پیش نہیں آئے جیسے ان لوگوں کو پیش آئے تھے جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔ ان پر سختیاں اور تکلیفیں آئیں، اور انھیں ہلا ڈالا گیا، یہاں تک کہ رسول اور ان کے ایمان والے ساتھی بول اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ یاد رکھو! اللہ کی مدد نزدیک ہے۔ (البقرہ: ۲۱۴)

اللہ کی مدد کب آئے گی؟ اس کا جواب بھی اس رحیم وکریم داتا نے ایک آیت میں یوں ارشاد فرمادیا: تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿۳۱﴾ اے مومنو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو؛ تاکہ تمھیں فلاح نصیب ہو۔ (النور: ۳۱)

ایک مقام پر فرمایا گیا: وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴿۵۴﴾ اور تم اپنے پروردگار سے لولگاؤ، اور اس کے فرماں بردار بن جاؤ، اس سے پہلے کہ تمھارے پاس عذاب آپہنچے، پھر تمھاری مدد نہیں کی جائے گی۔ (الزمر: ۵۴)

اللہ سے امید وابستہ رکھیں

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمایا جائے اس وقت صابر اور ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ حالات میں بھی ثابت قدم رہنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴿۱۵۳﴾ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (البقرہ: ۱۵۳)

مشکل حالات میں ہڑبڑا جانے سے دشمن کو تقویت پہنچتی ہے، ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور پرامید رہنا چاہیے۔ ارشاد ربانی ہے: الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴿۱۵۶﴾ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ: ۱۵۶)

ایک مقام پر فرمایا: يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴿۵۳﴾ اے میرے وہ بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ (الزمر: ۵۳)

استغفار کرنے والوں کو عذاب نہیں

اللہ کے عذاب سے بچنے کا قرآنی نسخہ یہ ہے کہ اپنے گناہوں پر استغفار کیا جائے، اللہ تعالیٰ دو صورتوں میں اپنے بندوں کو عذاب نہیں دیتا۔ پہلی صورت یہ کہ اس کا نبی امت میں موجود ہو، دوسری یہ کہ امت استغفار میں مشغول ہو۔ اپنے نبی سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴿۳۳﴾

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو اس حالت میں عذاب دے جب تم ان کے درمیان موجود ہو، اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔ (الانفال: ۳۳)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری

امت کے لیے دو امن اتارے؛ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (۱) اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں آپ کے ہوتے ہوئے عذاب دے (۲) اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے۔ پس جب میں (دنیا) سے چلا جاؤں گا؛ تو ان میں استغفار کو قیامت تک کے لیے چھوڑ جاؤں گا۔ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لِأُمَّتِيْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (الانفال:۳۳) فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيْهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (ترمذی:۳۰۸۲)

اللہ معافی کے لیے بلا رہا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ ایسا کریم رب ہے کہ اپنے بندوں کو معاف کرنے کے لیے بلا رہا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وہ تمھیں بلا رہا ہے کہ تمھاری خاطر تمھارے گناہ معاف کردے۔ (ابراہیم:۱۰)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی معافی کے دیگر انتظامات بھی کر رکھے ہیں، اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت کے لیے استغفار کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرما: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ (اے پیغمبر) یقین جانو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور اپنے قصور پر بھی بخشش کی دعا مانگتے رہو، اور مسلمان مردوں اور عورتوں کی بخشش کی بھی۔ (محمد:۱۹)

اور انسانوں کی طرف سے استغفار کرنے لے لیے با قاعدہ فرشتے بھی مقرر فرمائے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں، اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ ہی ہے جو بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (الشوریٰ:۵)

اللہ کے سوا معاف کرنے والا کون ہے؟

توبہ واستغفار کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا گیا: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کر بھی بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر گزرتے ہیں تو فورا اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کی معافی دے؟ اور یہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔ (آل عمران: ۱۳۵)

اللہ ہی ہے جو بہت غفور ورحیم ہے۔ اس کا ارشاد ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمھاری خاطر تمھارے گناہ معاف کردے گا۔ اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ (آل عمران: ۳۱)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کردیا ہے، اور تمھارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے۔ پس اے میرے بندو ظلم نہ کرو! تم دن رات غلطیاں کرتے ہو، میں غلطیوں کو معاف کرتا ہوں اور مجھے کسی کی پروا نہیں ہے، تم مجھ سے معافی مانگو میں معاف کردوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو؛ مگر جسے میں کھلاؤں، لہٰذا مجھ سے کھانا مانگو، میں تمھیں کھانا کھلاؤں گا! اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو؛ مگر جسے میں پہنادوں، پس مجھ سے پہننے کے لیے مانگو میں تمھیں پہنادوں گا! اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور بعد والے، انسان اور جن سب متقی بن جائیں؛ تو میری بادشاہت میں کچھ زیادتی نہیں کرسکتے۔

اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور بعد والے، انسان اور جن سب برے بن جائیں تو میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں کرسکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمھارے پہلے اور بعد

والے، انسان اور جن سب ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں، پھر میں ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق دے دوں؛ تو میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں آئے گی جتنی سُوئی کے ناکے کو سمندر میں ڈبونے سے آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمھارے اعمال ہیں میں نے ان کو تمھارے لیے محفوظ کیا ہوا ہے، جو خیر پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے، اور جو اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے؛ تو وہ اپنے علاوہ کسی اور کو ملامت نہ کرے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهُ قَالَ إِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تُظَالِمُوْا يَاعِبَادِیْ إِنَّكُمُ الَّذِيْنَ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا الَّذِی أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ وَلَا أُبَالِیْ فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ أَغْفِرْ لَكُمْ يَاعِبَادِیْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ أُطْعِمْكُمْ يَاعِبَادِیْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِیْ أَكْسُكُمْ يَاعِبَادِیْ لَوْ أَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی أَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمْ يَزِدْ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِیْ شَيْئًا يَاعِبَادِیْ لَوْأَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ شَيْئًا يَاعِبَادِیْ لَوْ أَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِیْ ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ شَيْئًا إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَحْرُ اَنْ يُغْمَسَ فِيْهِ الْمِخْيَطُ غَمْسَةً وَاحِدَةً يَاعِبَادِیْ إِنَّمَا هِیَ أَعْمَالُكُمْ أَحْفَظُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمُ فِی الصَّحِيْحِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ الصَّغَانِیِّ عَنْ أَبِیْ مُسْهِرٍ (سنن کبری بیہقی: ۱۱۵۰۳، مسلم: ۲۵۷۷)

اللہ تعالیٰ کی نوازش

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العزت فرماتا ہے: جو ایک نیکی لائے گا اسے اس کا دس گنا ثواب ملے گا، اور میں اور مزید اجر عطا کروں گا۔ جو برائی لائے گا تو اس کا بدلہ اسی کے برابر ہوگا یا میں اسے معاف کردوں گا۔ جو مجھ سے ایک بالشت

قریب ہوتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، جو میرے پاس چل کر آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں، جس نے تمام زمین کے برابر گناہ لے کر مجھ سے ملاقات کی بہ شرطے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں اس سے اسی کی مثل مغفرت کے ساتھ ملاقات کرتا ہوں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا أَوْ اَغْفِرُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً (مسلم:۲۶۸۷)

معاف کرنے کی قسم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: شیطان نے کہا تھا کہ پروردگا! مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو اس وقت تک گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسم میں روح رہے گی! اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے، میں انھیں معاف کرتا رہوں گا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ إِبْلِيْسَ قَالَ لِرَبِّهِ: بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا أَبْرَحُ أُغْوِيْ بَنِيْ آدَمَ مَا دَامَتِ الْأَرْوَاحُ فِيْهِمْ فَقَالَ اللهُ: فَبِعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أَبْرَحُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ (جامع المسانید والسنن:۸۳۵۵)

دنیا میں خوف خدا کا صلہ

ایک حدیث میں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے کے لیے دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے اس دن ڈراؤں گا جب میں بندوں کو جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس

دن بے خوف کردوں گا جس دن بندوں کو جمع کروں گا۔ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَجْمَعُ لِعَبْدِي أَمَنَيْنِ وَلَا خَوْفَيْنِ، إِنْ هُوَ آمَنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ أَجْمَعُ عِبَادِي، وَإِنْ هُوَ خَافَنِي فِي الدُّنْيَا آمَنْتُهُ يَوْمَ أَجْمَعُ عِبَادِي (کنز العمال: ۵۸۷۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک معمول

اس لیے ہمیں کثرت سے توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے دیکھیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس میں سو بار فرماتے: رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اے میرے پروردگار! میری بخشش فرما اور توبہ قبول فرما۔ بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ، يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، مِائَةَ مَرَّةٍ (ابن ماجہ: ۳۸۱۴)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت پر رحمت کے باعث منافقین تک کے لیے ستر ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے، پھر جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اس سے روک دیا تو آپ رک گئے؛ اس لیے ہمیں تمام مسلمانوں کی طرف سے استغفار کرتے رہنا چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی (منافقوں کا سردار) مرا؛ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ کے لیے بلایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اللہ کا دشمن عبداللہ بن اُبی جس نے فلاں دن اس اس طرح کہا، پھر میں اس کی گستاخیوں کے دن گن گن کر بیان کرنے لگا، اور کہا کہ آپ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں؟ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے رہے جب میں نے بہت کچھ کہا؛ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میرے سامنے سے ہٹ جاؤ! مجھے اختیار دیا گیا ہے! لہٰذا میں نے یہ اختیار کیا ہے، مجھے کہا گیا ہے کہ: اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ آپ ان کے لیے بخشش مانگیے یا نہ مانگیے، اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی

بخشش مانگیں گے؛ تو بھی اللہ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ (التوبہ:۸۰) اگر میں جانتا کہ میرے ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرنے پر اسے معاف کر دیا جائے گا تو یقینا میں ایسا ہی کرتا، پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز پڑھی اور جنازے کے ساتھ گئے، یہاں تک کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں: وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور ان منافقین میں سے جو مر جائے، کسی پر بھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بے شک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات تک نہ کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، يَقُوْلُ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللهِ بْنُ اُبَيٍّ، دُعِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ صَدْرِهٖ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ أَعَلٰى عَدُوِّ اللهِ عَبْدِاللهِ بْنِ أُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَ كَذَا يَعُدُّ أَيَّامَهٗ قَالَ: وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ، حَتّٰى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: أَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ، إِنِّيْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيْلَ لِيْ: اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ (التوبہ:۸۰) لَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَ لَهٗ لَزِدْتُ، قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَمَشٰى مَعَهٗ فَقَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ: فَعَجَبٌ لِيْ وَجُرْأَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَاللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَوَاللهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْآيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (التوبہ:۸۴) إلى آخر الآية، قَالَ: فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْدَهٗ عَلٰى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ (ترمذی:۳۰۹۷)

استغفار کی اہمیت وفضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے، پھر اگر توبہ کرے اور آئندہ کے لیے اس

سے باز آجائے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہوتا ہے، یہ دھبہ دور ہوجاتا ہے، اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ سیاہ ہوجاتا ہے اور رَان سے یہی مراد ہے اس آیت میں: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ (المطففین: ١٤)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ، فَإِنْ زَادَ زَادَتْ، فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللهُ فِيْ كِتَابِهِ (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ (ابن ماجہ: ۴۲۴۴)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے استغفار کیا (یعنی دل سے ندامت کے ساتھ گناہ سے توبہ کی) اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا، اگر چہ دن بھر میں اس سے ستر مرتبہ گناہ سرزد ہوجائے، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (ابوداود: ۱۵۱۴)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم استغفار کی کثرت کر سکتے ہو تو دریغ نہ کرو، کیوں کہ اللہ کے یہاں اس سے زیادہ نجات دہندہ اور محبوب کوئی شے نہیں ہے، إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تُكْثِرُوْا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ فَافْعَلُوْا فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ أَنْجَحَ عِنْدَ اللهِ وَلَا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ (کنز العمال: ۲۰۸۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ لا الہ الا اللہ اور استغفار کی کثرت کرو، یہ دونوں دنیا میں ذلت سے بچاؤ ہیں اور آخرت میں آتش دوزخ سے ڈھال ہیں۔ أَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَالْإِسْتِغْفَارِ فَإِنَّهُمَا أَمَانٌ فِي الدُّنْيَا مِنَ الذُّلِّ وَفِي الْآخِرَةِ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ (کنز العمال: ۲۸۱۵۲)

خلاصہ یہ نکلا کہ جس وقت حالات اور مشکلات کا سامنا ہو، اس وقت خاص طور پر رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے، ہر چھوٹے بڑے گناہ سے احتراز اور استغفار کی کثرت ہی اللہ کے عذاب سے بچنے کا نسخہ اکسیر ہے، ہمیں اپنی، اپنے متعلقین، دوست، احباب بلکہ تمام مومنوں اور مومنات یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ہر ہر فرد کی طرف سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیے۔

اس اہم ترین مضمون کے بعد عرض یہ کرنا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص روزانہ کم سے کم تین سو مرتبہ استغفار پڑھنے کا اہتمام کرے، اگر اللہ توفیق دے تو ایک ہزار مرتبہ یا جتنا زیادہ ہو سکے، کوشش کرے، الفاظ یہ ہوں ''نَسْتَغْفِرُ اللهَ '' یعنی واحد کے بجائے جمع کا صیغہ استعمال کریں، گویا ہم میں سے ہر شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ ہم سب تجھ سے معافی چاہتے ہیں۔ اس طرح آپ کے صرف دس منٹ میں پوری امت کو فائدہ پہنچے گا۔ ان شاء اللہ

آپس میں چند لوگ مل بیٹھ کر یا واٹس ایپ وغیرہ کے گروپ میں اجتماعی طور پر یہ اہتمام بھی کیا جا سکتا ہے کہ روزانہ سوا لاکھ مرتبہ اس کلمے کا ورد کریں، سوا سو (۱۲۵) آدمی اگر ایک ایک ہزار مرتبہ بھی اس طرح پڑھ لیں گے تو سوا لاکھ کا ختم ہو جائے گا، پورے اخلاص کے ساتھ اگر اس پر عمل کیا گیا تو تمام ناپسندیدہ حالات بہت جلد تبدیل ہو جائیں گے، ہمارے ملک میں اگر تیس کروڑ مسلمان ہیں اور ان میں سے صرف چوبیس سو افراد سوا لاکھ مرتبہ اس کلمے کا ورد اپنے اوپر لازم کر لیں تو وہ تمام مسلمانوں کی طرف سے ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

مسائل کے حل کا آسان راستہ

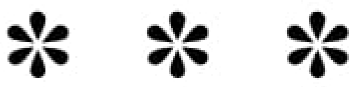
موجودہ حالات کے لیے دیکھیے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسا پیارا نسخہ عنایت فرمایا ہے، جس میں بہت وقت بھی نہیں لگتا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو استغفار کرنے کو اپنے اوپر لازم کر لے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرما دے گا اور ہر غم سے نجات دے گا اور ایسی جگہ سے روزی عطا فرمائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (ابوداؤد:۱۵۱۸)

گویا ہمارے عظیم ترین مسائل کا حل استغفار کو لازم پکڑنے میں موجود ہے۔

مستجاب الدعوات بننے کا نسخہ

ایک حدیث میں ہے کہ جس نے مومن مرد اور مومن عورتوں کے لیے ہر روز ستائیس بار اللہ سے استغفار کیا اسے مستجاب الدعوات میں لکھا جائے گا، جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کی برکت سے اہل زمین کو روزی ملے گی (تو خود ایسا کرنے والے کو کتنی روزی ملے گی؟)۔ مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَيُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ (کنز العمال:۲۰۶۸، مجمع الزوائد: ۱۰/ ۲۱۰) جب ستائیس مرتبہ پر اتنی بڑی فضیلت حاصل ہوتی ہے تو اندازہ کیجیے کہ اخلاص کے ساتھ کثرت سے استغفار کا اہتمام کرنے پر وہ فیاض داتا کتنے عظیم اجر سے نوازے گا۔



جامعہ خیرالعلوم اسعد آباد، ادگاؤں ایک نظر میں

نام و پتہ	جامعہ خیرالعلوم اسعد آباد، ادگاؤں ضلع کولہاپور مہاراشٹر، انڈیا
سن تاسیس	۱۳۷۷ھ-مطابق-۱۹۵۸ء، تاریخ رجسٹریشن: 30/06/1978
رجسٹریشن نمبر	MAH/997/KOP/F923-ایم اے ایچ/ 997 / کے او پی/ ایف 923
سرپرست	حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ ڈابھیل
مہتمم	مولانا احمد اللہ صاحب ایرانی حفظہ اللہ
تعداد ٹرسٹیاں	7
تعداد کل اقامتی طلبہ	358
تعداد غیر اقامتی طلبہ	71
تعداد اساتذہ	31
دفتری عملہ	5
تعداد خدام	14
اب تک جامعہ سے حفظ مکمل کرنے والے طلبہ	556
اب تک جامعہ سے سند فضیلت حاصل کرنے والے طلبہ	55
اب تک جامعہ سے قراءات سبعہ مکمل کرنے والے طلبہ	8
جامعہ کی زیر نگرانی جاری مکاتب	20
جامعہ کے دارالافتاء سے جاری فتاوی کی تعداد	322
اب تک سالانہ پر شائع ہو کر مفت تقسیم کی جانے والی کتابوں کی تعداد	45000
اساتذہ کی سالانہ تنخواہوں کی رقم	4459359
خدام کی سالانہ تنخواہیں	658500
مطبخ کا سالانہ خرچ	1954120
دوائی، لائٹ، ودیگر جنرل اخراجات کی رقم	1321845

مطبخ میں استعمال ہونے والی چیزوں کی تفصیل

اشیاء	یومیہ کلوگرام	ماہانہ کلوگرام	سالانہ کلوگرام
چاول	65 kg	1950 kg	21450 kg
چپاتی	360 pc	10800 pc	118800 pc
تیل	7 kg	210 kg	2310 kg
مونگ دال	8 kg	240 kg	2640 kg
مسور دال	7 kg	210 kg	2310 kg
چٹنی	1.5 kg	45 kg	495 kg
مونگ، چنا وغیرہ	5 kg	150 kg	1650 kg
پیاز	10 kg	300 kg	3300 kg
گوشت	30 kg	120 kg	1320 kg
سبزیاں	20 kg	600 kg	6600 kg
ٹماٹر	14 kg	420 kg	4620 kg
لہسن	500 gm	15 kg	165 kg
کوتمیر	5 Pendhi	150 Pendhi	1650 Pendhi
پوہے	10 kg	300 kg	3300 kg
سینگ دانے	1 kg	30 kg	330 kg
رائی	300 gm	9 kg	99 kg
زیرہ	300 gm	9 kg	99 kg
ہلدی پاؤڈر	300 gm	9 kg	99 kg
نمک	4 kg	120 kg	1320 kg
گرم مسالہ	حسب ضرورت	800 gm	9 kg
شکر	6 kg	180 kg	1980 kg
چائے پتی	300 gm	9 kg	99 kg
دودھ	9 ltr	270 ltr	2970 ltr
ٹوسٹ، بسکٹ	15 kg	450 kg	495 kg
صابن	1	30	325
گیس کمرشیل	11 kg	15 cylinder	165 cylinder

جامعہ کے تعاون کی چند شکلیں

جامعہ خیر العلوم اسعد آباد، ادگاؤں ضلع کولہاپور-02322/221102

تعاون کی شکل	ماہانہ
ایک طالب علم کی مکمل کفالت	1200
طلبہ کے ایک ماہ کا وظیفہ	38000
ایک استاد کی تنخواہ	12000
اساتذہ کی ایک ماہ کی تنخواہ	398863
ملازمین کے ایک ماہ کی تنخواہ	69600
مطبخ کے ایک ماہ کا خرچ	177650
مطبخ کے ایک دن کا خرچ	5921
سالانہ انعامی کتابوں کی رقم	140000
جامعہ کے ماتحت مکاتب کے اساتذہ کی ایک ماہ کی تنخواہ	27000
جامعہ کے ماتحت مکاتب کے اساتذہ کی ایک سال کی تنخواہ	324000

آپ کتب خانہ کے لیے کتابیں وقف کر سکتے ہیں۔

آپ درسگاہوں کے لیے دریاں دے سکتے ہیں۔

آپ درسگاہوں کے لیے تپائیاں بنوا کر دے سکتے ہیں۔

آپ درسگاہوں کے لیے لائٹ وغیرہ خرید کر دے سکتے ہیں۔

نوٹ: جوحضرات جامعہ کا اس طرح تعاون کرنا چاہیں یا ان کے علاوہ اپنی سہولت وحیثیت جس سے اللہ تعالی نے آپ کونوازا ہے تعاون کرنا چاہیں تو آپ براہ راست جامعہ تشریف لائیں یا مولانا احمد اللہ صاحب مہتمم جامعہ ومولانا عبدالصمد صاحب نائب مہتمم جامعہ سے رابطہ کریں، طلبہ اور اساتذہ کی بڑھنے اور گھٹنے کی وجہ سے رقم میں بھی کمی زیادتی ہوسکتی ہے۔

مولانا احمد اللہ صاحب ایرانی مہتمم جامعہ 8806243767

مولانا عبدالصمد صاحب ایرانی نائب مہتمم جامعہ 9422614004

مختصر سالانہ احوال ۲۰۲۰-۲۰۲۱

گذشتہ سال کورونا وائرس بیماری اور حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے سرپرست جامعہ حضرت مفتی صاحب سے مشورہ کرکے ۱۸/۱۹/مارچ کو ہنگامی طور پر سالانہ تقریری امتحانات لیے گئے، پھر ۱۹/مارچ بعد نماز مغرب جامعہ کے شیخ الحدیث مفتی بدرالدین صاحب حفظہ اللہ سے بخاری شریف کا ختم اور فارغین کی دستار بندی کرائی گئی، اور ۲۰/مارچ جمعہ سے طلبہ کو چھٹی دی گئی، اُس کے بعد بیماری اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے کئی مہینوں تک مساجد اور سال بھر تک ملک کے اکثر مدارس بندر ہے، گیارہ مہینے انتظار اور حکومتی گائڈ لائن کے بعد ۱/فروری سے جامعہ میں تعلیمی سلسلہ کا آغاز ہوا، اور ۲۰/فروری تک جاری رہا؛ لیکن پھر اچانک لاک ڈاؤن کی خبروں اور حالات کی کشمکش کو دیکھتے ہوئے، پھر سے درجات علیمت کے طلبہ کو گھر بھیج دیا گیا، اور حفظ کے طلبہ کو یہیں روکا گیا ہے اور ان کی تعلیم جاری ہے اور ان شاء اللہ ۱۰/رمضان تک جاری رہے گی؛ عید الفطر کے بعد ان شاء اللہ ۸/شوال المکرم ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۱/مئی ۲۰۲۱ء سے باقاعدہ تمام درجات کی تعلیم شروع ہوجائے گی، ان شاء اللہ نئے داخلے بھی ۲۲/مئی سے شروع ہوں گے۔

الحمدللہ جامعہ نے پورے سال اساتذہ وملازمین کی تنخواہ بہ دستور جاری رکھی، سال کے اخیر میں مالی فراوانی کی کمی کے سبب تنخواہوں میں معمولی کمی کی گئی؛ لیکن الحمدللہ کسی کی تنخواہ روکی نہیں گئی، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی جامعہ کا اپنے خزانۂ غیب سے ہر نوع کا تکفل فرمائے، اس کے فیض کو ہمیشہ جاری وساری رکھے۔آمین

دوسال سے سولار سسٹم لگانے کی کوشش جاری تھی، کئی احباب اور اصحاب خیر نے اس میں حصہ لیا اور الحمدللہ اب اس کا کام بھی مکمل ہوگیا ہے، کچھ رقم دینی باقی ہے، جو حضرات اس میں حصہ لینا چاہیں ضرور لیں، امسال کا حساب واخراجات بھی اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔فقط والسلام

مولانا احمد اللہ مولانا اسعد اللہ صاحب ایرانی مدظلہ

مہتمم جامعہ خیر العلوم اسعد آباد، ادگاؤں

۲۶/رجب ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۱/مارچ ۲۰۲۱ء

اس سال کا کل خرچ

۱	اساتذہ کی تنخواہ، فنڈ، ملازمین کی تنخواہ	5490318.00
۲	لائٹ بل اور جنریٹر خرچ	601606.00
۳	اناج، کرانہ، دودھ، گیس خرچ	212854.00
۴	سولار کے لیے روم تعمیری خرچ	105000.00
۵	سرکاری کاموں، پرنٹنگ، اخبارات، سفر خرچ، ڈاکٹر، سینٹائزر، ہارڈویر، صدقہ ڈبوں کی درستی خرچ	190043.00
		6599821.00

سولار کا خرچ

۶	سولار سسٹم کا کل خرچ	1800000.00
۷	سولار سسٹم کے لیے اڈوانس رقم	1260000.00
	باقی رقم	540000.00



جامعہ میں لگے سولار پینل کے مناظر



اس میں حصہ لینے والے تمام احباب کو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں بہترین بدلہ اور اجر عطا فرمائے۔ آمین

یادداشت

یادداشت

مزید مسائل کے سلسلے میں نیچے دیے گئے نمبرات پر مفتیان کرام سے رابطہ فرمائیں:

ذمہ داران جامعہ	مفتیان جامعہ
مولانا احمد اللہ صاحب ایرانی مہتمم جامعہ	مفتی بدر الدین صاحب بارڈی
8806243767	9421030886
مولانا عبد الصمد صاحب ایرانی	مفتی یوسف صاحب اچل کرنجی
9422614004	9689693435
مولانا عبد المجید صاحب اچل کرنجی	مفتی صدیق صاحب نواکھیڑ
9822976522	9922098249
مولانا عبد الرحمن صاحب ادگاؤں	مفتی ذاکر حسین صاحب ادگاؤں
9421108481	9595701787
حافظ نور الہدیٰ صاحب میرج	مفتی عرفان صاحب میرج
9860540587	9764062061
مولانا ناصر صاحب ادگاؤں	مفتی نعمت اللہ صاحب ایرانی
8600118836	9503081157
جناب دستگیر مستری شرولی	مفتی محمد صاحب کولہاپور
9890077593	9975838594

خادمین جامعہ

حافظ نصر الدین صاحب ادگاؤں	جناب عبد القادر بھائی اچل کرنجی
9028760956	9270626130



اساتذہ کمرے





گودام





مطبخ





زیر تکمیل دارالاقامہ (ہاسٹل)





سولار پینل



جامعہ کی دیگر مطبوعات



جامعہ کے حسین و دل کش مناظر- جامعہ کا صدر دروازہ



مسجد اور درسگاہوں کا منظر

